مطابق ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ کو اپنے وطن تھولینڈی ضلع رائے بریلی میں انتقال کر گئے۔

مولانا مرحوم آج کل دارالمصنفین اعظم گڑھ میں علمی خدمات میں مصروف تھے۔ وہ ۲۱ اگست ۱۹۷۹ء (۲۰ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ) کو عید منانے کے لیے اعظم گڑھ سے اپنے وطن گئے اور وہاں پہنچتے ہی بیماری نے اس قدر شدید حملہ کیا کہ تین دن بعد وفات پا گئے ـــــ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئے، ندوۃ العلما لکھنؤ میں تحصیلِ علم کی، مزید تعلیم کے لیے جامعہ ملیہ دہلی میں داخلہ لیا۔ وہاں سے فارغ ہوئے تو بمبئی کے روزنامہ "خلافت" کی مجلس ادارت میں شریک ہو گئے۔ ۱۹۳۴ء میں ندوۃ العلما (لکھنؤ) میں مدرس کی حیثیت سے بلائے گئے۔ اکیس سال تک وہاں رہے اور اس اثنا میں نہایت اخلاص اور محنت سے تدریسی خدمات انجام دیں۔ طویل عرصے تک جامعہ ملیہ (دہلی) میں بھی پڑھاتے رہے۔ اب دارالمصنفین (اعظم گڑھ) میں مقیم تھے اور وہاں علمی و تصنیفی خدمت انجام دے رہے تھے۔

مولانا عبدالسلام مرحوم کا شمار ہندوستان کی نامور شخصیتوں میں ہوتا تھا۔ وہ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ قرآن و تفسیر، حدیث و فقہ، تاریخ و رجال اور دیگر علوم پر گہری نظر رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی نہایت مخلص، انتہائی ہمدرد اور بے حد محنتی تھے۔ دارالمصنفین کی رونق ان کی ذات سے وابستہ تھی۔ جامعہ ملیہ، ندوۃ العلما اور دارالمصنفین سے ان کو یکساں تعلقِ خاطر تھا۔ ان کی وفات سے یوں تو سب کو قلبی تکلیف ہوئی ہے، لیکن ان تین تعلیمی اور تصنیفی اداروں کو بالخصوص شدید نقصان پہنچا ہے۔ علم سب کی مشترکہ متاع ہے اور اہلِ علم سے سب کو ہمیشہ برابر کا تعلق رہا ہے، لہٰذا ان کی وفات سے پاکستان کے اصحابِ علم کو بھی انتہائی صدمہ پہنچا ہے۔

دعا ہے، اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اُن کے متعلقین و احباب کو صبر کی توفیق سے نوازے۔